احادیث مبارکہ کی بابت غامدی صاحب کا سطحی علمی معیار

کاوش محمد مدثر علی راؤ

قارئین کرام! ہم اور آپ قرآن مجید کی جس قراءت کی تلاوت کرتے ہیں وہ امام حفص کی روایت ہے جبکہ اس کے علاوہ کئی دیگر ممالک میں قرآن مجید امام حفص کی روایت کی بجائے کسی اور قراءت میں بھی پڑھا جاتا ہے لیکن۔۔۔۔غامدی صاحب کا عقیدہ اس کے بلکل برعکس ہے۔غامدی صاحب قرآن مجید کی صرف ایک ہی قراءت کو تسلیم کرتے ہیں اس کے علاوہ بقیہ تمام قراءت کو عجم کا فتنہ قرار دیتے ہیں۔لہٰذا اسی سلسلے میں غامدی صاحب نے اپنی کتاب ''میزان'' کے صفحہ 29 اور 30 پر مؤطا امام مالک کے حوالے سے ایک روایت نقل کرتے ہیں جس کے الفاظ ہیں... "یہ قرآن سات حرفوں پر اترا ہے۔"

(ملاحظہ فرمائیں میزان طبع پنجم دسمبر 2009 صفحہ 29،30)

جاوید احمد غامدی
میزان
المورد

قراءت کی بنیاد پر کی ہے اور میں پورے اعتماد کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ اس کے سوا کسی دوسری قراءت پر قرآن کی تفسیر کرنا اس کی بلاغت، معنویت اور حکمت کو مجروح کیے بغیر ممکن نہیں۔" (تدبر قرآن ۸/۱)

یہاں ہو سکتا ہے کہ 'سبعة احرف' کی روایت بھی بعض لوگوں کے لیے الجھن کا باعث بنے۔ موطا میں یہ روایت اس طرح بیان ہوئی ہے:

عن عبد الرحمن بن عبد القاری انه قال: سمعت عمر بن الخطاب يقول: سمعت هشام بن حكيم بن حزام يقرأ سورة الفرقان

"عبد الرحمن بن عبد القاری کی روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے میرے سامنے فرمایا کہ ہشام بن حکیم بن حزام کو میں نے سورۂ فرقان اُس سے مختلف طریقے سے پڑھتے

۱۹ ان کے علاوہ بعض دوسرے صحابہ بھی، یقیناً اس موقع پر موجود رہے ہوں گے۔ چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عباس کی ایک روایت میں یہی بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان ہوئی ہے۔ ملاحظہ ہو المعجم الکبیر، الطبرانی، رقم ۱۲۹۰۲۔

على غير ما أقرؤها، وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم أقرأنيها، فكدت ان اعجل عليه، ثم امهلته حتى انصرف، ثم لببته بردائه، فجئت به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت: يا رسول الله، انى سمعت هذا يقرأ سورة الفرقان على غير ما اقرأتنيها، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ارسله، ثم قال: اقرأ يا هشام، فقرأ القراءة التى سمعته يقرأ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: هكذا انزلت، ثم قال لى: اقرأ، فقرأتها، فقال: هكذا انزلت، ان هذا القرآن انزل على سبعة احرف، فاقرؤوا ما تيسر منه. (رقم ۴۷۵)

ہوئے سنا، جس طرح میں اُسے پڑھتا تھا اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خود پڑھائی تھی۔ چنانچہ میں اُسی وقت اُسے پکڑنا چاہتا تھا، پھر میں نے اُسے مہلت دی، یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو گیا تو اُس کی چادر پکڑ کر کھینچتے ہوئے میں اُسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور عرض کی: یا رسول اللہ، میں نے اِس سے مختلف طریقے پر اسے سورۂ فرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے، جس طرح آپ نے مجھے پڑھائی تھی۔ آپ نے فرمایا: اِسے چھوڑ دو، پھر ہشام سے کہا: پڑھو، تو اُس نے اُسی طرح پڑھی، جس طرح میں نے اُسے پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِسی طرح اتری ہے۔ پھر مجھ سے کہا: پڑھو، چنانچہ میں نے بھی پڑھی تو فرمایا: اِسی طرح اتری ہے۔ یہ قرآن سات حرفوں پر اترا ہے۔ تم اِن میں سے جسے آسان سمجھو، اُس کے مطابق پڑھ سکتے ہو۔"

اِس روایت کے بارے میں ذیل کے چند حقائق اگر پیش نظر رہیں تو صاف واضح ہو جاتا ہے کہ یہ ایک بالکل ہی بے معنی روایت ہے جسے اِس بحث میں ہرگز قابل اعتنا نہیں سمجھنا چاہیے:

اول یہ کہ یہ روایت اگرچہ حدیث کی امہات کتب میں بیان ہوئی ہے، لیکن اِس کا مفہوم ایک ایسا معما ہے جسے کوئی شخص اِس امت کی پوری تاریخ میں کبھی حل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ امام سیوطی نے اِس کی تعیین میں چالیس کے قریب اقوال اپنی کتاب "الاتقان" میں نقل کیے ہیں، پھر اِن میں سے ہر ایک کی کمزوری کا احساس کر کے موطا کی شرح "تنویر الحوالک" میں بالآخر اعتراف کر لیا ہے کہ اِسے من جملہ متشابہات ماننا چاہیے جن کی حقیقت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ لکھتے ہیں:

وارجحها عندى قول من قال: ان هذا من المتشابه الذى لا يدرى تاويله. (۱۵۹/۱)

"میرے نزدیک سب سے بہتر رائے اِس معاملے میں اُنھی لوگوں کی ہے جو کہتے ہیں کہ یہ روایت اُن امور متشابہات میں سے ہے جن کی حقیقت کسی طرح بھی نہیں جانی جا سکتی۔"

اس روایت کو نقل کرنے کے بعد غامدی صاحب نے مستشرقین کے طریقہ پر عمل کرتے ہوئے ابن شہاب زہری رحمہ اللہ کی بابت ایک شبہ دینے کی کوشش کی ہے، ملاحظہ فرمائیں......

غامدی صاحب اپنی کتاب میزان کے صفحہ 31 پر لکھتے ہیں کہ......."صحاح میں یہ اصلاً ابن شہاب زہری کی وساطت سے آئی ہیں......مزید آگے غامدی صاحب تنقید کرتے ہوئے امام لیث بن سعد رحمہ اللہ کے خط کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ......."انکی (ابن شہاب زہری۔ناقل) کی کوئی روایت اس طرح کے اہم معاملات میں قابل قبول نہیں ہوگی۔"

(ملاحظہ فرمائیں میزان طبع پنجم دسمبر 2009 صفحہ 31)

2

دوم یہ کہ اس کی واحد معقول توجیہ اگر کوئی ہو سکتی تھی تو یہی ہو سکتی تھی کہ 'سبعة احرف' کو اس میں عربی لغات اور لہجوں پر محمول کیا جائے، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ روایت کا متن ہی اس کی تردید کر دیتا ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ ہشام اور عمر فاروق، جن دو بزرگوں کے مابین اختلاف کا ذکر اس روایت میں ہوا ہے، دونوں قریشی ہیں جن میں ظاہر ہے کہ اس طرح کے کسی اختلاف کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔

سوم یہ کہ اختلاف اگر الگ الگ قبیلوں کے افراد میں بھی ہوتا تو 'انزل' ('نازل کیا گیا') کا لفظ اس روایت میں ناقابل توجیہ ہی تھا، اس لیے کہ قرآن نے اپنے متعلق یہ بات پوری صراحت کے ساتھ بیان فرمائی ہے کہ وہ قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ اس کے بعد یہ بات تو بے شک، مانی جا سکتی ہے کہ مختلف قبیلوں کو اسے اپنی اپنی زبان اور لہجے میں پڑھنے کی اجازت دی گئی، لیکن یہ بات کس طرح مانی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ ہی نے اسے مختلف قبیلوں کی زبان میں اتارا تھا؟

چہارم یہ کہ ہشام کے بارے میں معلوم ہے کہ فتح مکہ کے دن ایمان لائے تھے۔ لہٰذا اس روایت کو مانیے تو یہ بات بھی ماننا پڑتی ہے کہ فتح مکہ کے بعد تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابہ، یہاں تک کہ سیدنا عمر جیسے شب و روز کے ساتھی بھی اس بات کا علم نہیں رکھتے تھے کہ قرآن مجید کو آپ چپکے چپکے اس سے مختلف طریقے پر لوگوں کو پڑھا دیتے ہیں جس طریقے سے وہ کم و بیش بیس سال تک آپ کی زبان سے سن رہے تھے اور آپ کی ہدایت کے مطابق اُسے سینوں اور سفینوں میں محفوظ کرتے رہے ہیں۔ ہر شخص اندازہ کر سکتا ہے کہ یہ کیسی سنگین بات ہے اور اس کی زد کہاں کہاں پڑ سکتی ہے؟

یہی معاملہ اُن روایتوں کا بھی ہے جو سیدنا صدیق اور اُن کے بعد سیدنا عثمان کے دور میں قرآن کی جمع و تدوین سے متعلق حدیث کی کتابوں میں نقل ہوئی ہیں۔ قرآن، جیسا کہ اس بحث کی ابتدا میں بیان ہوا، اس معاملے میں بالکل صریح ہے کہ وہ براہ راست اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حین حیات مرتب ہوا ہے، لیکن یہ روایتیں اس کے برخلاف ایک دوسری ہی داستان سناتی ہیں جسے نہ قرآن قبول کرتا ہے اور نہ عقل عام ہی کسی طرح ماننے کے لیے تیار ہو سکتی ہے۔ صحاح میں یہ اصلاً ابن شہاب زہری کی وساطت سے آئی ہیں۔ ائمۂ رجال انھیں تدلیس اور ادراج کا مرتکب تو قرار دیتے ہی ہیں، اس کے ساتھ اگر ان کے وہ خصائص بھی پیش نظر رہیں جو امام لیث بن سعد نے امام مالک کے نام اپنے ایک خط میں بیان فرمائے ہیں تو ان کی کوئی روایت بھی اس طرح کے اہم معاملات میں قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ وہ لکھتے ہیں:

و كان يكون من ابن شهاب اختلاف كثير اذا لقيناه، و اذا كاتبه بعضنا فربما كتب في الشيء الواحد على فضل رأيه وعلمه بثلاثة انواع ينقض بعضها بعضًا، ولا يشعر	"اور ہم لوگ جب ابن شہاب سے ملتے تھے تو بہت سے تضادات سامنے آتے اور ہم میں سے کوئی جب اُن سے لکھ کر دریافت کرتا تو علم و عقل میں فضیلت کے باوجود ایک ہی چیز کے متعلق اُن کا جواب تین طرح کا ہوا کرتا تھا

جاوید احمد غامدی

میزان

المورد

ادارۂ علم و تحقیق

غامدی صاحب کے نزدیک تو قراءت کی بابت صحاح ستہ میں یہ روایات ابن شہاب زہری رحمہ اللہ کی وساطت سے آئی ہیں۔۔۔۔۔۔لیکن ہم اب آپ کے سامنے صحاح ستہ کی وہ احادیث پیش کریں گے کہ جن میں قراءت اور سات حروف کے حوالے سے ابن شہاب زہری رحمہ اللہ کا ذکر تک نہیں ہے۔

ذیل میں ان سات حروف والی قراءت کی بابت صحاح ستہ کی احادیث کے حوالے اور انکے سکین پیش کیے گئے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

1: صحیح مسلم جلد دوم رقم الحدیث 1904

2: صحیح مسلم جلد دوم رقم الحدیث 1905

3: صحیح مسلم جلد دوم رقم الحدیث 1906

4: جامع ترمذی جلد دوم رقم الحدیث 2944

نوٹ: آخر پر ان سب احادیث کے سکین بھی ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

قارئین کرام! یہ سب ان احادیث مبارکہ کے حوالے ہیں جن میں۔۔۔۔۔"سات حروف" کا ذکر ہے اور جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید سات حروف پر نازل ہوا ہے۔ان سب روایات میں کہیں پر بھی کوئی ابن شہاب زہری رحمہ اللہ کا ذکر تک موجود نہیں ہے۔لہٰذا غامدی صاحب کا یہ کہنا کہ یہ روایات صحاح میں اصلاً ابن شہاب زہری رحمہ اللہ کی وجہ سے آئی ہیں نہایت ہی غلط ہے۔

کیا غامدی صاحب کی یہ تحقیق ہے کہ انہیں صرف ابن شہاب زہری رحمہ اللہ کی حدیث مل گئی جبکہ ان کے علاوہ جو دیگر احادیث مبارکہ ہیں جن میں ابن شہاب زہری رحمہ اللہ موجود نہیں ہیں وہ غامدی صاحب کو نظر کیوں نہ آئیں؟؟؟

جناب غامدی صاحب خود تحقیق کم اور کاپی پیسٹ زیادہ کرتے ہیں لہٰذا ان کی ناقص تحقیق کی وجہ واضح معلوم ہو رہا ہے کہ موصوف کے پاس صرف سطحی اور ناقص علم ہی ہے جس کہ وجہ سے وہ علمی خیانت کے مرتکب قرار پاتے ہیں۔

صحیح مسلم اردو

دوم

ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ

(المتوفی ۲۶۱ ھجری)

ترجمہ و مختصر فوائد: پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

دار العلم ممبئی

حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ. وَزَادَ: فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ.

کیا کہ قریب تھا کہ میں اس پر نماز ہی میں چڑھ دوڑوں، میں نے بڑی مشکل سے صبر کیا یہاں تک کہ اس نے سلام پھیرا۔

[١٩٠١] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، كَرِوَايَةِ يُونُسَ بِإِسْنَادِهِ.

[1901] معمر نے زہری سے یونس کی روایت کی طرح اسی کی سند کے ساتھ روایت کی۔

[١٩٠٢] ٢٧٢-(٨١٩) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى حَرْفٍ، فَرَاجَعْتُهُ، فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ فَيَزِيدُنِي، حَتَّى انْتَهٰى إِلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ».

[1902] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام نے مجھے ایک حرف پر (قرآن) پڑھایا، میں نے ان سے مراجعت کی، پھر میں زیادہ کا تقاضا کرتا رہا اور وہ میرے لیے حروف میں اضافہ کرتے گئے یہاں تک کہ سات حرفوں تک پہنچ گئے۔''

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: بَلَغَنِي أَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْأَحْرُفَ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَمْرِ الَّذِي يَكُونُ وَاحِدًا، لَا يَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ.

ابن شہاب نے کہا: مجھے خبر پہنچی کہ پڑھنے کی یہ سات صورتیں (سات حروف) ایسے معاملے میں ہوتیں جو (حقیقتا اور معنا) ایک ہی رہتا، (ان کی وجہ سے) حلال و حرام کے اعتبار سے کوئی اختلاف نہ ہوتا۔

[١٩٠٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[1903] ہمیں معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ خبر دی۔

[١٩٠٤] ٢٧٣-(٨٢٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسٰى بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي، فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ

[1904] عبداللہ بن نمیر نے کہا: اسماعیل بن ابی خالد نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن عیسیٰ بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے اپنے دادا (عبدالرحمن) سے اور انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی داخل ہوا، نماز پڑھنے لگا اور اس نے جس طرح قراءت کی اس کو میں نے

صحیح مسلم اردو

دوم

ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ

(المتوفی ۲۶۱ ھجری)

ترجمہ و مختصر فوائد: پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

دار العلم ممبئی

دَخَلَ آخَرُ، فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: إِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ، فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَرَآ، فَحَسَّنَ النَّبِيُّ ﷺ شَأْنَهُمَا، فَسُقِطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ، وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا رَأٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي، فَفِضْتُ عَرَقًا، وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَرَقًا. فَقَالَ لِي: «يَا أُبَيُّ! أُرْسِلَ إِلَيَّ: أَنِ اقْرَإِ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ، فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ: أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِي، فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ: أَنِ اقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ، فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ: أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِي، فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ: اقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا. فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِأُمَّتِي، اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِأُمَّتِي، وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ، حَتّٰى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ».

اس کے سامنے ناقابل قبول قرار دے دیا۔ پھر ایک اور آدمی آیا، اس نے ایسی قراءت کی جو اس کے ساتھی (پہلے آدمی) کی قراءت سے مختلف تھی، جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم سب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کی کہ اس شخص نے ایسی قراءت کی جو میں نے اس کے سامنے رد کر دی اور دوسرا آیا تو اس نے اپنے ساتھی سے بھی الگ قراءت کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا، ان دونوں نے قراءت کی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کے انداز کی تحسین فرمائی تو میرے دل میں آپ کی تکذیب (جھٹلانے) کا داعیہ اس زور سے ڈالا گیا جتنا اس وقت بھی نہ تھا جب میں جاہلیت میں تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر طاری ہونے والی اس کیفیت کو دیکھا تو میرے سینے میں مارا جس سے میں پسینہ پسینہ ہو گیا، جیسے میں ڈر کے عالم میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''میرے پاس حکم بھیجا گیا کہ میں قرآن ایک حرف (قراءت کی ایک صورت) پر پڑھوں۔ تو میں نے جوابا درخواست کی کہ میری امت پر آسانی فرمائیں۔ تو میرے پاس دوبارہ جواب بھیجا کہ میں اسے دو حرفوں پر پڑھوں۔ میں نے پھر عرض کی کہ میری امت کے لیے آسانی فرمائیں۔ تو میرے پاس تیسری بار جواب بھیجا کہ اسے سات حروف پر پڑھیے، نیز آپ کے لیے ہر جواب کے بدلے جو میں نے دیا ایک دعا ہے جو آپ مجھ سے مانگیں۔ میں نے عرض کی: اے میرے اللہ! میری امت کو بخش دے، اے میرے اللہ! میری امت کو بخش دے۔ اور تیسری دعا میں نے اس دن کے لیے مؤخر کر لی ہے جس دن تمام مخلوق حتی کہ ابراہیم علیہ السلام بھی میری طرف راغب ہوں گے۔''

[١٩٠٥](. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى: أَخْبَرَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى، فَقَرَأَ قِرَاءَةً، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

[1905] محمد بن بشر نے اسماعیل بن ابی خالد سے اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی داخل ہوا اور نماز پڑھی، اس نے اس طرح قراءت کی...... (آگے) عبداللہ بن نمیر کی طرح حدیث بیان کی۔

[١٩٠٦] ٢٧٤-(٨٢١) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ قَالَ: فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ. فَقَالَ: «أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ»، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ! فَقَالَ: «أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ»، ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ فَقَالَ: «أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ»، ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَأُوا عَلَيْهِ، فَقَدْ أَصَابُوا.

[1906] محمد بن جعفر غندر نے شعبہ سے روایت کی، انھوں نے حکم سے، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے اور انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ بنوغفار کے اضاۃ (بارانی تالاب) کے پاس تشریف فرما تھے۔ کہا: آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ کی امت ایک حرف (قراءت کی صورت) پر قرآن پڑھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ تعالیٰ سے اس کا عفو (درگزر) اور اس کی مغفرت چاہتا ہوں، میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔'' پھر وہ (جبریل علیہ السلام) دوبارہ آپ کے پاس آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ کی امت دو حرفوں پر قرآن پڑھے۔ آپ ﷺ نے کہا: ''میں اللہ تعالیٰ سے اس کا عفو اور بخشش مانگتا ہوں، میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔'' پھر وہ (جبریل علیہ السلام) تیسری دفعہ آپ کے پاس آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ کی امت تین حرفوں پر قرآن پڑھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ تعالیٰ سے اس کے عفو و درگزر کا سوال کرتا ہوں اور میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔'' پھر جبریل علیہ السلام آپ کے پاس چوتھی مرتبہ آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ کا آپ کو حکم ہے کہ آپ کی امت سات حرفوں پر قرآن پڑھے، وہ جس حرف پر بھی پڑھیں

صحیح مسلم اردو

دوم

ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ

(المتوفی ۲۶۱ ھجری)

ترجمہ ومختصر فوائد: پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

دار العلم ممبئی

كتاب فضائل القرآن وما يتعلق به
152

[١٩٠٥](. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى: أَخْبَرَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى، فَقَرَأَ قِرَاءَةً، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

[1905] محمد بن بشر نے اسماعیل بن ابی خالد سے اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی داخل ہوا اور نماز پڑھی، اس نے اس طرح قراءت کی...... (آگے) عبداللہ بن نمیر کی طرح حدیث بیان کی۔

[١٩٠٦] ٢٧٤-(٨٢١) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ قَالَ: فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ. فَقَالَ: «أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ»، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ! فَقَالَ: «أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ»، ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ فَقَالَ: «أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ»، ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَأُوا عَلَيْهِ، فَقَدْ أَصَابُوا.

[1906] محمد بن جعفر غندر نے شعبہ سے روایت کی، انھوں نے حکم سے، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے اور انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ بنوغفار کے اضاۃ (بارانی تالاب) کے پاس تشریف فرما تھے۔ کہا: آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ کی امت ایک حرف (قراءت کی صورت) پر قرآن پڑھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ تعالیٰ سے اس کا عفو (درگزر) اور اس کی مغفرت چاہتا ہوں، میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔'' پھر وہ (جبریل علیہ السلام) دوبارہ آپ کے پاس آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ کی امت دو حرفوں پر قرآن پڑھے۔ آپ ﷺ نے کہا: ''میں اللہ تعالیٰ سے اس کا عفو اور بخشش مانگتا ہوں، میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔'' پھر وہ (جبریل علیہ السلام) تیسری دفعہ آپ کے پاس آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ کی امت تین حرفوں پر قرآن پڑھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ تعالیٰ سے اس کے عفو و درگزر کا سوال کرتا ہوں اور میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔'' پھر جبریل علیہ السلام آپ کے پاس چوتھی مرتبہ آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ کا آپ کو حکم ہے کہ آپ کی امت سات حرفوں پر قرآن پڑھے، وہ جس حرف پر بھی پڑھیں

صحیح مسلم اردو

دوم

ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ

(المتوفی ۲۶۱ ھجری)

ترجمہ ومختصر فوائد: پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

دار العلم ممبئی

تحقیق وتخریج شدہ جدید ایڈیشن

وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی

جامع ترمذی

مترجم اردو

جلد دوم

تالیف الامام الحافظ محمد بن عیسی الترمذی

ابواب القدر — ابواب العلل حدیث 2133 — 3956

(٢٩٤٤) عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ : ((يَا جِبْرَئِيْلُ اِنِّيْ بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيِّيْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِىْ لَمْ يَقْرَاْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَامُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ)). (حسن صحيح) صحيح ابى داؤد (١٣٢٨)

ترجمہ: روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ ملاقات کی رسول اللہ ﷺ نے جبرئیل سے اور فرمایا کہ اے جبرئیل میں بھیجا گیا ہوں ایک امت پر کہ جو ان پڑھی ہے کہ اس میں بوڑھے ہیں اور بڑے سن والے اور لڑکے اور لڑکیاں اور ایسے لوگ کہ جنہوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی کہا جبرائیل نے اے محمد بے شک قرآن اتارا گیا ہے سات حرفوں پر یعنی جس سے جس طرح ادا ہو موجب ثواب ہے اور اس کی قرأتوں میں آسانی اور وسعت ہے۔

فائدہ : اس باب میں عمر اور حذیفہ بن یمان اور ابو ہریرہ اور ام ایوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور ام ایوب رضی اللہ عنہا یہ بیوی ہیں ابوایوب انصاری کی اور سمرہ اور ابن عباس اور ابی جہم بن حارث بن صمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے ابی بن کعب سے کئی سندوں سے۔

❀ ❀ ❀ ❀